

ایران۔اسرائیل جنگ میں متحدہ عرب امارات کا کردار

کنول افتخار
(مصنفہ ایک ممتاز صحافی اور کالم نگار ہیں اور اخبار میں کالم لکھتی ہیں)





ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدہ صورتحال میں متحدہ عرب امارات نے ایک نہایت پیچیدہ اور اہم کردار ادا کیا ہے، جو صرف مشرق وسطیٰ تک محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر توانائی کی فراہمی، عسکری توازن اور امریکی و اسرائیلی مفادات سے بھی جڑا ہوا ہے۔ یو اے ای کی خارجہ پالیسی میں ایران کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو محدود کرنا اور اسرائیل کے تحفظ کو یقینی بنانا سب سے اہم ترجیح ہے۔ اس کی یہ پوزیشن نہ صرف اس کے اپنے دفاع کے لیے ضروری ہے بلکہ خطے میں اس کی معاشی، سیاسی اور عسکری اہمیت کو بھی بڑھاتی ہے۔ یو اے ای کی پالیسی کی بنیاد ایران کے ایٹمی اور عسکری پروگرام پر ہے۔ ایران نے یورینیم کی افزودگی میں اضافہ کیا ہے اور اپنی میزائل صلاحیتوں کے ذریعے خطے میں اسرائیل اور امریکہ کے دفاعی توازن کو چیلنج کیا ہے۔ ایران کے پاس پاسداران انقلاب کی تربیت یافتہ اور منظم فوجی قوت موجود ہے، جس کے ذریعے وہ خلیج اور بحر احمر میں اپنی موجودگی برقرار رکھ سکتا ہے۔ یو اے ای نے اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے امریکہ کے موقف کے قریب رہنے اور اس کے عسکری اقدامات کی محتاط حمایت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس اقدام کا مقصد ایران کی عسکری اور ایٹمی صلاحیتوں کو محدود کرنا اور خطے میں اسرائیل کے تحفظ کو یقینی بنانا تھا۔

اسرائیل کے ساتھ تعلقات نے یو اے ای کو ایک مضبوط اتحادی کے طور پر خطے میں کھڑا کیا اور اس کی بین الاقوامی حیثیت کو بھی مستحکم کیا۔ اقتصادی اور تجارتی پہلو بھی یو اے ای کے کردار میں نمایاں ہیں۔ خلیج اور بحر احمر میں یو اے ای کی بندرگاہیں عالمی توانائی کی ترسیل میں اہم

ابراہیم معاہدے کے بعد یواے ای اور اسرائیل کے تعلقات نے اس جنگ میں اس کے کردار کو مزید مؤثر بنایا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان عسکری، اقتصادی اور انٹیلیجنس تعاون میں اضافہ ہوا ہے۔ یواے ای نے اسرائیل کے ساتھ مشترکہ نگرانی، انٹیلیجنس شیئرنگ اور سیکیورٹی تعاون کے ذریعے ایران کی ممکنہ عسکری یا ایٹمی کاروائیوں کا بروقت جواب دینے کی صلاحیت بڑھائی۔ اس تعاون کا مقصد ایران کے بڑھتے خطرے کو محدود کرنا اور اسرائیل کے دفاع کو مضبوط بنانا ہے۔

کردار ادا کرتی ہیں۔ ایران پر جاری امریکی اور اسرائیلی حملوں کے دوران یواے ای نے اپنی بندرگاہوں اور تیل کی ترسیل کے راستوں کو محفوظ بنایا، تاکہ عالمی توانائی کی مارکیٹ متاثر نہ ہو۔ یواے ای نے خلیج اور بحر احمر میں بین الاقوامی تجارتی جہازوں کو ایران کے ممکنہ حملوں سے بچانے کے لیے سیکیورٹی فراہم کی۔ اس اقدام سے نہ صرف ایران کی کوششیں ناکام رہیں بلکہ عالمی توانائی کی ترسیل میں استحکام بھی قائم رہا۔ یواے ای نے خطے میں سیاسی اور سفارتی سطح پر بھی فعال کردار ادا کیا۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان بڑھتے تنازعات کے دوران یواے ای نے امریکہ اور نیٹو کے ساتھ رابطے قائم رکھے، تاکہ کسی بھی ممکنہ تصادم کو محدود کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ، یواے ای نے عالمی سطح پر ایران کی جانب سے ممکنہ خطرات کے حوالے سے اپنی پوزیشن واضح کی اور خطے میں استحکام قائم رکھنے کی کوشش کی۔ یواے ای کی یہ پالیسی متوازن ہے، جس میں ایران کو چیلنج کیا جاتا ہے مگر جنگ کے مکمل پھیلاؤ سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یواے ای کی خارجہ پالیسی میں عسکری، اقتصادی اور سفارتی توازن کی حکمت عملی نمایاں ہے۔ ایران کے خلاف محتاط حمایت، اسرائیل کے ساتھ تعاون اور عالمی توانائی کے راستوں کی



حفاظت اس کے اہم اقدامات ہیں۔

یو اے ای کی کوشش یہ ہے کہ خطے میں ایران کے بڑھتے اثر ورسوخ کو کم کیا جائے، اسرائیل کے دفاع کو مضبوط بنایا جائے اور عالمی توانائی کی ترسیل میں خلل نہ آئے۔ یہ حکمت عملی یو اے ای کو مشرق وسطیٰ میں ایک طاقتور اور مؤثر کھلاڑی کے طور پر سامنے لاتی ہے، اور مستقبل میں خطے میں اس کے کردار کو مزید اہم بنانے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یو اے ای نے جنگ کے دوران امریکی فضائی اور بحری آپریشنز میں معلومات فراہم کر کے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ امریکی فوج نے ایران کے میزائل ٹھکانوں، فوجی اڈوں اور ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ یو اے ای نے اس دوران فضائی نگرانی اور انٹیلیجنس فراہم کی، تاکہ حملے زیادہ مؤثر اور نشانے دار ہوں۔ اس تعاون کی وجہ سے امریکہ اور اسرائیل کے حملوں کی کامیابی میں اضافہ ہوا اور ایران کی فوجی صلاحیتوں کو محدود کیا جا سکا۔ یو اے ای کی اس پوزیشن میں اقتصادی تحفظ بھی شامل ہے۔ ایران پر حملوں کے دوران، یو اے ای نے اپنی توانائی کی ترسیل، بندرگاہوں کی سیکیورٹی اور تجارتی راستوں کی حفاظت کو یقینی بنایا۔ خلیج اور بحر احمر میں بین الاقوامی تجارتی جہازوں کی حفاظت سے ایران کے ممکنہ حملوں کا خطرہ کم

اس کے علاوہ یو اے ای نے اپنے اقتصادی مفادات کے تحفظ کے لیے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعاون کیا، تاکہ خطے میں اقتصادی اور تجارتی نقصان کم سے کم ہو۔ سیاسی اور سفارتی سطح پر یو اے ای نے ایران اور اسرائیل کے درمیان بڑھتے کشیدگی کے دوران ثالث کا کردار بھی ادا کیا۔ یو اے ای نے امریکی اور نیٹو حکام کے ساتھ مشاورت کے ذریعے خطے میں تصادم کے خطرات کو کم کیا اور ایران کو محتاط رہنے کی نشاندہی کی۔ اس کے علاوہ یو اے ای نے عالمی سطح پر اپنی پوزیشن کو مستحکم کیا اور ایران کی ممکنہ جارحیت کے خلاف بین الاقوامی حمایت حاصل کی۔





ہوااور عالمی توانائی کی مارکیٹ مستحکم رہی۔

یواے ای کی خارجہ پالیسی میں تین عناصر نمایاں ہیں:

ایران کی بڑھتی طاقت کو محدود کرنا، اسرائیل کے دفاع اور سلامتی کو یقینی بنانا اور عالمی توانائی کی ترسیل کو محفوظ رکھنا۔ یواے ای کی یہ پالیسی متوازن اور محتاط ہے، جو خطے میں استحکام قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر اس کی اہمیت اور اثر ورسوخ کو بھی بڑھاتی ہے۔

یواے ای نے ایران اور اسرائیل کی جنگ میں انسانی امداد اور اقتصادی استحکام کے اقدامات بھی کیے ہیں۔ یواے ای نے عالمی امدادی اداروں کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کارروائیاں کیں تاکہ شہری نقصان کم سے کم ہو اور بین الاقوامی رائے میں اس کی شبیہ مثبت رہے۔ اقتصادی طور پر یواے ای نے تیل کی عالمی ترسیل اور تجارتی راستوں کی حفاظت کر کے خطے میں استحکام قائم رکھا، جس سے عالمی توانائی مارکیٹ متاثر نہیں ہوئی۔ یواے ای کی عسکری حکمت عملی میں دفاعی اقدامات، بحری اور فضائی نگرانی، اور ممکنہ ایرانی حملوں کا فوری جواب دینے کی صلاحیت شامل ہے۔ اس نے امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران کی ممکنہ جارحیت کے خلاف منصوبہ بندی کی اور اپنی فوجی موجودگی کو اسٹریٹجک علاقوں میں مضبوط بنایا۔ اس حکمت عملی سے نہ صرف ایران کے حملوں کے امکانات محدود ہوئے بلکہ یواے ای کی دفاعی تیاری بھی عالمی سطح پر نمایاں ہوئی۔ مجموعی طور پر، ایران اور اسرائیل کی جنگ میں یواے ای نے ایک معاون، حکمت عملی پر مبنی اور فعال کردار ادا کیا ہے۔ اس نے امریکہ اور اسرائیل کے اقدامات کو خطے کے استحکام اور توانائی کے عالمی نظام کے تحفظ کے ساتھ جوڑ کر دیکھا ہے۔ یواے ای کی یہ پوزیشن اسے مشرق وسطیٰ میں ایک طاقتور کھلاڑی کے طور پر سامنے لاتی ہے اور مستقبل میں خطے میں اس کے اثر ورسوخ کو مزید مستحکم کرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔